ہولکر حکمران اور محرم

ڈاکٹر جے۔سی۔ اپادھیائے ☆

ہولکر حکمرانوں نے تمام مذاہب کے ماننے والوں کے آپسی میل جول اور مذہبی رواداری کی مثال قائم کی تھی۔ مسلم حکومت کے لمبے دور میں مالوہ میں مسلمانوں کی تعداد میں لگاتار اضافہ ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ہولکر حکومت کے قیام اور استحکام میں افغان، ترکی اور عربی سپہ سالاروں نے سرگرم تعاون کیا تھا۔ ہولکر حکمراں ہر تیوہار خواہ دسہرہ ہو یا محرم میل ملاپ اور عقیدت کے ساتھ مناتے تھے۔ ہندو تیوہاروں کی طرح ہی مسلم تیوہاروں پر بھی پورے شہر میں حکومت کی جانب سے خاص انتظام کیے جاتے تھے۔

کسی زمانے میں اندور میں ہولکر حکمرانوں کے کئی کئی منزلہ اونچے اونچے قطب مینار نُما چوکور تعزیے پورے ملک میں مشہور تھے جو محرم کے پاک مہینے میں نکالے جاتے تھے۔ اس طرح کے تعزیے بنوانے پر اس زمانے میں تین ہزار روپے خرچ ہوتے تھے ۔ بعد میں منزلوں کی تعداد گھٹتی گئی۔ پہلے گیارہ، پھر ۹ منزلیں اور پھر ۷ ہوگئیں اور اب یہ تعزیہ صرف ایک منزل کا رہ گیا ہے۔ لیکن جو چیز کم نہیں ہوئی ہے وہ ہے اس کے تئیں عقیدت آج بھی دیوی شری اہلیہ خانگی ٹرسٹ سے پانچ سو ایک روپیہ تعزیہ بنانے کے لیے دیئے جاتا ہے۔ سال ۲۰۰۶ میں ٹرسٹ کی جانب سے تعزیہ بنانے کے لئے دو ہزار روپیہ دیئے گئے۔ تعزیہ کے لئے حکومت کی جانب سے گوپال مندر کے پاس ۱۹۰۸ء میں ۱۲،۰۰۰ روپیہ خرچ کرکے امام باڑہ تعمیر کرایا گیا تھا آج بھی قایم ہے۔

ہولکر حکمرانوں کی جانب سے محرم کی تیاری کے سلسلے میں سبھی انتظامیہ دفاتر کو خاص احکام جاری کیے جاتے تھے۔ کب، کہاں اور انتظام ہونا ہے اس کے مختلف شعبوں کو احکام جاری کیے جاتے تھے۔

سرکاری نجومی پندرہ روز قبل نیک گھڑی کی اطلاع دے دیتا تھا۔ اس کے بعد سبھی حکومتی شعبوں کو محرم کی چاند رات سے تیرہویں رات تک کے سارے انتظامات کے لیے احکامات جاری ہوتے

☆ اندور

تھے۔ شہر قاضی کو امام باڑے میں بلا کر چوکی وغیرہ دھلوانے کا انتظام سونپا جاتا تھا۔ حکومت کے افسران، وزرا، انسپکٹر جنرل پولیس، اور ضلع جج کو مختلف انتظامات اور ذمہ داریاں سونپی جاتی تھیں۔

کچھ فقیر راج باڑے میں آتے انھیں باقاعدہ تعزیے کی تعمیر کے لیے بانس، لوبان، اگر بتی، ہار، پھول، تبرک (بتاشے) اور چراغ جلانے کے لیے چار آنے (موجودہ ۴۰۰ روپیہ) دیئے جاتے۔ مخصوص راتوں میں فوج کا بینڈ بھی چلتا تھا۔ رات ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک پروگرام چلتے رہتے۔

چاند رات

جس رات محرم کا چاند نظر آتا تھا اسے چاند رات کہا جاتا۔ محرم کا پہلا روز اسی چاند رات کے دوسرے روز سے شروع ہوتا تھا۔ چاند رات کو چاند دیکھتے ہی شہر قاضی اور تابوت کے فقیر ایک لکڑی کی چوکی سجا کر اس پر عود دان رکھتے تھے اور اسے شاہی ملازم کے سر پر رکھ کر امام باڑے سے راج باڑے کے پیچھے نذر باغ میں لایا جاتا تھا۔ یہاں وہ چوکی رکھ کر فقیر درود پڑھتے تھے۔ تبرک کی شکل میں بتاشے بانٹے جاتے تھے۔ پھر اس چوکی کو امام باڑے میں لاکر تعزیے کے سامنے رکھا جاتا تھا۔

چاند رات سے قبل کی رات تک ہر روز امام باڑے پر ماتمی ساز بجتے تھے۔ تابوت کی حفاظت کے لیے ایک سپاہی فوج کی جانب سے اور ایک خاص بردار کی جانب سے، دو سپاہی پہرے کے لئے امام باڑے پر لگائے جاتے تھے۔

پانچواں دن

اس روز فوج کے کچھ لوگوں کو فقیری (کپڑے وغیرہ) دیئے جاتے تھے۔ فقیری کی شکل میں فوج کے کمانڈر ان چیف کو ریشمی دوپٹہ اور کفنی کے لئے کپڑا دیا جاتا تھا اور باقی لوگوں کو سادہ دوپٹہ اور رنگین کفنی مہاراج کی جانب سے دی جاتی تھی۔ تعزیے کے انتظام کے لئے امام باڑے میں پولیس کا بندوبست ہوتا تھا اور محرم کی آٹھویں تاریخ تک روز رات کو ۸ بجے سے رات ۱۱ بجے تک فوج کا بینڈ بجایا جاتا تھا۔

ساتواں دن

محرم کی ساتویں اور آٹھویں تاریخ کو ایک رنگ کیئے ہوئے ڈبے پر ایک کماں دار آڑا بانس باندھ کر اس کے دونوں سروں پر کھلی تلواریں لٹکا کر جلوس نکالا جاتا تھا۔ اسے علَم بھی کہتے تھے۔ علم کے جلوس

میں مندرجہ ذیل شامل ہوتے تھے:۔

۱- گھوڑ سوار ۲۵
۲- پیدل سپاہی ۴ (سنتور اور بانسری بجانے والے کے ساتھ)
۳- خاصے سے گھوڑے ۵
۴- خاصہ برادر ۵
۵- قرابین بیڑے کے سپاہی ۸
۶- ڈفلی والے ۴
۷- ہلکارے ۲
۸- جاسود ۲
۹- بھالے والے ۲
۱۰- بلسار ۱
۱۱- چوبدار ۱
۱۲- ہاتھی ۱

فوج کے کچھ لوگ فوجی معیار کے مطابق وردی پہن کر ہاتھی پر بیٹھتے تھے اور کچھ پیدل چلتے تھے۔ علم کے برابر جو عود دان ہوتا تھا اسے ایک سرکاری ملازم اپنے سر پر لئے ہوتا تھا۔ یہ جلوس دو روز نکلتا تھا۔ مہاراج کی جانب سے جو رقم ملتی تھی وہ ہاؤس ہولڈ افسر کے حکم سے انعام کے طور پر بٹتی تھی۔

محرم کی ساتویں تاریخ کو مہاراجہ ہولکر سونے چاندی کے زیورات سے سجے ہاتھی پر چاندی کے ہودے میں بیٹھ کر امام باڑے آتے تھے۔ فاتحہ اور درود اور نماز کے بعد مہاراج تعزیہ بنانے والوں کو نقد انعام دیتے تھے۔ 'سیلیاں' (جنیؤ کی طرح) کاندھے سے کمر تک پہنی جانے والی دھاگوں کی چمکیلی مالا بانٹتے تھے۔ مہاراج خود بھی سیلی پہنتے تھے۔

ساتویں تاریخ کو رات کو ۴۰ کلو آٹے کی روٹیاں اور پندرہ کلو مسور کی دال تیار کی جاتی تھی جسے ''چھاندہ'' کہا جاتا تھا۔ یہ چھاندہ فقیر لوگوں اور تابوت کے حقدار لوگوں میں بٹتا تھا۔ آٹھویں تاریخ کو گڑ کا شربت تیار کر کے فقیروں کو پلایا جاتا تھا۔

نویں تاریخ ''قتل کی رات''

تابوت کی 'سرگس' اس روز کا خاص پروگرام رہتا ۔ اس کے لیے صبح 'خاص نیز' کارخانے کے لوگ اور بھوئی اور خلاصی کمیٹی کے افسران سمیت امام باڑے پر آتے تھے۔ تابوت کی ساتوں منزلیں ایک پر ایک رکھ کر بجائی جاتیں۔ تعزیے کے اوپر کے ڈھانچے کو مضبوط کسنے کے بعد اسے اٹھانے کے لیے ایک بلی پر نو نو بھوئی اور ایک ایک نایک تعینات کیا جاتا تھا۔ رات ساڑھے دس بجے تعزیے کو درود پڑھ کر فوج اور شاہی لوازمے کے ساتھ شوبھا یاترا (گشت) پر نکالا جاتا تھا۔

مہاراجہ جونے باڑے سے قتل کی رات کا جلوس دیکھتے تھے۔ جونے باڑے کے خاص دروازے کی دوسری اور تیسری منزل پر مہاراجا ہولکر اپنے وزراء، سرداروں، راجے راجوڑوں وغیرہ کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ ڈیلی کالج، کے سبھی شہزادے طلباء، اساتذہ اور یوروپین افسران وغیرہ بھی شامل ہوتے ۔ جونے راج باڑے کی تینوں جانب کے جھروکوں میں بھی شاہی خاندان یا دوسرے چھوٹے بڑے افسروں کی بہو بیٹیاں، بہنیں بیٹھتی تھیں۔

تعزیے کا جلوس راج باڑے کے پیچھے سے 'پچھڑی ڈیوڑھی' کے سامنے دونوں راج باڑوں کے بیچ کی سڑک سے راج باڑے ہوتا ہوا گوپال مندر سے کھجوری بازار، شکر بازار، بوہرہ بازار، بجاج خانہ چوک سے پیپلی بازار میں راج گورو، شاہی استاد کے گھر کے سامنے ہوکر پھر امام باڑے پہنچتا تھا۔ راج گورو کے گھر کے سامنے تابوت کا جلوس رُکتا تھا۔ راج گورو تعزیے پر ریوڑیاں اور گلاب کے پھول چڑھاتے اور جلوس پھر چل پڑتا۔ تعزیے کے اوپر دونوں طرف دوسرکاری مُلہاری مارتنڈ، اکھاڑے کے استاد کو شاہی استاد انعام دیتے۔

ہیجڑے چاندی کے چنور اس وقت تک ہلاتے رہتے جب تک کہ جلوس ختم نہ ہوجاتا۔ جلوس کے خاتمے پر تعزیے کو پھر امام باڑے میں اسی جگہ رکھ دیا جاتا تھا۔ اس جلوس کے ساتھ مندرجہ ذیل سرکاری عملہ ہوتا تھا۔

۱- فوج کی جانب سے ڈنگا نشان سوار ۵۰
۲- بینڈ سمیت پلٹن
۳- خاصہ بردار (افسروں سمیت) ۵۰
۴- قرابین بیڑہ (نشان سمیت) ۵۰

۵- ہلکارے چپراسی (افسروں سمیت) ۵۰
۶- جاسود (نائیکوں سمیت) ۹
۷- بھالے کری (لگی بلم سمیت) ۵
۸- چوبدار (چاندی کی چھڑوں کے ساتھ) ۵
۹- خاصے گھوڑے

دس محرم

محرم کی دسویں تاریخ یعنی تابوت کے ٹھنڈا کرنے کا دن۔ اس روز تابوت کو درود پڑھ کر وقت مقررہ پر قریب ساڑھے چار بجے کربلا میدان پر جلوس کی شکل میں لے جایا جاتا۔ جلوس کے شروع ہونے سے قبل فوجی اور شاگرد پیشہ پہلے سے ہی امام باڑے پر تیار رہتا تھا۔ تعزیئے کا جلوس امام باڑے سے نکل کر دونوں راج باڑوں کے بیچ سڑک کے راستے سے راج باڑے کے خاص دروازے پر پہنچتا۔ اس کے بعد راج باڑے کے دو پھیرے لگا کر آڑا بازار، پنڈھری ناتھ، ہس سدھی سے پرانے موتی بنگلے کے سامنے سے ہوتا ہوا کربلا پہنچتا۔ وہاں بنے ہوئے پکے اوٹلے پر تعزیہ رکھا جاتا۔ یہاں تعزیے کو سلامی دے کر عملے کو چھٹی دے دی جاتی۔

محرم کی دس تاریخ کو تعزیہ دفن کرنے کربلا کے میدان لے جاتے ہیں۔ قتل کی رات کی طرح ہی سارا سرکاری عملہ تعزیئے کے ساتھ رہتا ہے۔ مہاراج ہولکر بھی سجے ہوئے ہاتھی پر بیٹھ کر بلا میدان جاتے تھے۔ سرکاری تعزیہ دن کو چار بجے امام باڑے سے چل کر جونے راج باڑے کے دو چکر لگاتا۔ راج باڑے کے خاص دروازے پر مہاراج کا ہاتھی سلامی کی شکل میں کھڑا رہتا۔ مہاراج پہلے تعزیے کو ''سیلی'' و''پنچک'' چڑھاتے۔ مہاراج کے چاندی کے ہودے میں، بیٹھتے ہی شاہی جلوس شروع ہوجاتا۔ مہاراج کے ساتھ برطانوی فوج کا پورا ایسکورٹ چلتا تھا۔ مہاراج ہولکر اس جلوس میں ہرا کرتا اور لال ہولکری پگڑی باندھے ہوتے جلوس راج باڑے سے اڑا بازار، پنڈھری ناتھ مندر سے موجودہ پھول منڈی، موتی تبیلے کی رپٹ سے موتی بتیلا ہوتا ہوا کربلا میدان پہنچتا تھا۔ جلوس میں دوسرے ہاتھیوں پر وزیر اور اعلیٰ افسران سوار رہتے تھے۔ جلوس کے کربلا پہنچتے ہی مہاراج ایک خاص شامیانے میں آرام فرماتے۔ سرکاری تعزیہ آتے ہی ایک مضبوط چبوترے پر رکھ دیا جاتا۔ مہاراج شامیانے سے نکل کر تعزیے کا ایک چکر لگاتے اور پھر پانے گلے کی 'سیلی' 'پنچک' ندی میں بہاتے۔ پھر

تعزیے کی تدفین ہوتی۔

بارہ محرم

اس روز کو تعزیے کا آخری دن کہا جاتا ہے۔ اس روز سوئم کا پروگرام ہوتا۔ فقیر اور تعزیے کے حقدار لوگوں کو امام باڑے میں کھانا دیا جاتا۔ زعفرانی چاول (زردہ) خاص کھانا ہوتا تھا۔ سوئم ختم ہونے پر شام کو کربلا میں تعزیہ اٹھانے والے بھوئی اکھاڑے والوں اور دوسرے حقدار لوگوں کو پہلے سے طے شدہ رقم کا انعام دیا جاتا تھا۔

تیرہ محرم

اس دن صبح تعزیے کے فقیر، بھوئی، کمیٹی کے افسران اور ملازمین کربلا آ کر تعزیہ کھولتے تھے اور اس کی ایک ایک منزل ندی میں بہاتے تھے۔ اس کے کانچ، لکڑی کے کھمبے اور ابری، وغیرہ امام باڑے میں لاکر رکھتے۔ اس کے بعد امام باڑے میں شروع سے تعینات پہرے داروں کو چھٹی دی جاتی اور امام باڑہ بند کر دیا جاتا۔ اس طرح محرم کا تیوہار ہولکر ریاست میں اختتام پذیر ہوتا تھا۔

حکومت کی غیر فرقہ وارانہ پالیسی اور انصاف کے ساتھ گھل مل کر ہندو مسلم قومیں ہر تیوہار میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اس طرح ہولکر ریاست میں مذہب کے نام پر کبھی کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ اس دور کے ہولکر حکمرانوں کی مذہبی رواداری تمام مذاہب سے یکساں احترام اور فرقہ وارانی ہم آہنگی کی تھی۔

ملک کی تقسیم سے پہلے ۱۹۲۶ء میں لکھنؤ کے اخبار ''الناطق'' میں زیرنظرمضمون شائع کیا گیا تھا۔ جسے جنرل موہیال سبھا نے اب اسے پمفلٹ کی صورت میں موہیالی بھائیوں کی واقفیت کے لئے شائع کیا ہے۔

حضرت امام حسینؑ کا موئے مبارک جو موہیال ویر راہب دت کے خاندان کے پاس بطور تبرک محفوظ تھا۔ چند سال ہوئے سری نگر میں شیعوں کی عبادت گاہ کے حوالے کردیا گیا تھا۔اس کے ساتھ ہی متعلقہ تاریخی دستاویزات بھی پیش کی گئی تھیں جو اب بھی محفوظ ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہماری قوم کے سردار نے حق اور باطل کی جنگ میں حق کے علمبردار حضرت امام حسینؑ کا ساتھ دیا۔

جنرل موہیال سبھا نے اس قسم کی تاریخی دستاویزات کو پمفلٹوں کی صورت میں شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ یہ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔موہیال بھائیوں سے درخواست ہے کہ ان کے پاس اس طرح کی جو دستاویزات ہوں وہ ہمیں بھیج دیں تاکہ انہیں شائع کیا جائے۔

جے دیوناتھ دت

جنرل سکریٹری جنرل موہیال سبھا رجسٹرڈ

چابل گنج کشمیری گیٹ دہلی -۶